

[تاریخ: ۲۰۲۱/۱۰/۱۵]

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

[فتویٰ نمبر: ۱۹۰]

سوال

کیا ٹھیکے پر لی گئی زمین کی ہر فصل پر عشر واجب ہے؟ زمیندار حضرات زمین سے ایک سال میں تین فصلیں: دھان (مونجی) آلو اور مکئی لیتے ہیں، اور عشر صرف ایک فصل کا دیتے ہیں۔ عذر یہ پیش کرتے ہیں کہ ٹھیکہ بہت زیادہ ہے اور اسی طرح فصل پر اخراجات بھی بہت زیادہ ہوتے ہیں۔

جواب

الحمد لله وحده، والصلاة والسلام على من لا نبي بعده!

زکوٰۃ بہت اہم مسئلہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو رزق دیا ہے، اس میں سے زکوٰۃ اہتمام کے ساتھ ادا کرنی چاہیے۔ یہ نہ ہو کہ ہم اس میں کوتاہی کرتے رہیں، اور قیمت والے دن یہی مال ہمارے لیے وبال جان بن جائے۔ قرآن مجید میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

يَأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنْفِقُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّا أَخْرَجْنَا لَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ [سورة البقرہ: ۲۶۷]

اے ایمان والو جو ہم نے تم کو پاکیزہ رزق دیا ہے۔ اس سے خرچ کرو اور اس چیز سے جو ہم نے زمین سے پیدا کیا ہے۔

اس لئے زمین سے جتنی بھی پیداوار ہوگی اس کا عشر دیا جائے گا۔ دوسری جگہ پر قرآن کریم میں ہے:

"وَهُوَ الَّذِي أَنْشَأَ جَنَّاتٍ مَعْرُوشَاتٍ وَعَايِرَ مَعْرُوشَاتٍ وَالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا أَكْلُهُ وَالزَّيْتُونَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَعَايِرَ مُتَشَابِهٍ كُلُوا مِنْ ثَمَرِهِ إِذَا أَثْمَرَ وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ وَلَا تُسْرِفُوا إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ". [الانعام: ۱۴۱]

اور وہی ہے جس نے برداشتہ اور غیر برداشتہ (یعنی بیلوں کے ذریعے اوپر چڑھائے گئے اور بغیر اوپر چڑھائے گئے) باغات پیدا فرمائے اور کھجور (کے درخت) اور زراعت جس کے پھل گونا گوں ہیں اور زیتون اور انار (جو شکل میں) ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں اور (ذائقہ میں) جدا گانہ ہیں (بھی پیدا کیے)۔ جب (یہ



درخت) پھل لائیں تو تم ان کے پھل کھایا (بھی) کرو اور اس (کھیتی اور پھل) کے کٹنے کے دن اس کا (اللہ کی طرف سے مقرر کردہ) حق (بھی) ادا کر دیا کرو اور فضول خرچی نہ کیا کرو، بے شک وہ بے جا خرچ کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

اور احادیث مبارکہ میں فصل سے عشر نکالنے کا طریقہ بڑی صراحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ جو زمینیں بارش یا چشمے سے سیراب ہوتی ہیں ان کی کل پیداوار سے دسواں حصہ نکالنے کا حکم ہے اور خود سیراب کی جانے والی زمینوں کی کل پیداوار سے بیسواں حصہ نکالنے کا حکم ہے۔

سیدنا سالم بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"فِيمَا سَقَّتِ السَّمَاءُ وَالْعَيْوُنُ أَوْ كَانَ عَشْرِيًّا الْعُشْرُ وَمَا سَقِيَّ بِالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ". [بخاری: ۱۴۱۲، ابوداؤد: ۱۵۹۶]

جس فصل کو آسمان یا چشمے سے سیراب کریں یا خود بخود سیراب ہو اس میں عشر (دسواں حصہ) ہے اور جس کو کنوئیں سے پانی دیا جائے اس میں نصف عشر (بیسواں) ہے۔ اب جو شریعت نے جو کم از کم نصاب مقرر کیا ہے، ہمارے اعتبار سے اس کی مقدار ۱۶ من ہے۔

یعنی پیداوار اگر سولہ من کو پہنچ جاتی ہے، تو پھر اگر بارانی زمین ہے تو اس میں سے دسواں حصہ دیا جائے گا، اور اگر اس پر خود محنت کر کے سیراب کرنا پڑتا ہے، تو بیسواں حصہ دیا جائے گا۔ لیکن معافی کسی صورت نہیں ہے۔ خواہ وہ چاول کی شکل میں ہو، کپاس کی شکل میں ہو، یا آلو وغیرہ کی شکل میں ہو۔ اور یہ بھی ہر فصل کے لحاظ سے ہے، جتنی دفعہ فصل اٹھائیں گے، اس میں سے عشر ادا کرنا ضروری ہے۔ سال میں ایک دفعہ عشر دے دینا کافی نہیں ہے۔

ٹھیکے کی زمین پر جو اخراجات آتے ہیں وہ اپنی جگہ پر لیکن شرعی احکامات پر عمل کرنا بہت ضروری ہے۔ یہ بہانہ بنانا غلط ہے کہ ٹھیکے کی زمین پر اخراجات بہت زیادہ آتے ہیں۔ اگر اخراجات آتے ہیں تو نفع بھی تو کماتے



ہیں۔ اللہ تعالیٰ کسی پر ظلم نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ پہلے دس حصے رزق دیتا ہے، پھر ان میں سے ایک یا آدھے کا مطالبہ کرتا ہے۔ سوچیں اگر اللہ تعالیٰ ہمیں ایک بھی حصہ نہ دے تو پھر ہمارا کیا بنے گا؟ لہذا اس عشر اور زکاۃ کو بوجھ نہیں سمجھنا چاہیے، بلکہ یہ سراسر اللہ کی برکت و رحمت کا ذریعہ ہوتا ہے۔ اسے خوشی خوشی ادا کرنا چاہیے، اور حیلے بہانوں سے گریز کرنا چاہیے۔

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمین

مفتیان کرام

فضیلۃ الشیخ عبدالحلیم بلال حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ ابو محمد عبدالستار حماد حفظہ اللہ

فضیلۃ الدکتور عبدالرحمن یوسف مدنی حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ جاوید اقبال سیالکوٹی حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ ابو عدنان محمد منیر قمر حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ سعید مجتبیٰ سعیدی حفظہ اللہ

لَجْنَةُ الْعُلَمَاءِ لِلْإِفْتَاءِ
ULAMA FATWA COUNCIL